غم حسین کے دن قوم مست عیش وطرب
بھلا کے رکھ دیا سب کارزار نقش حسین
یزیدیت کے مناظر یہ عورتوں کے ہجوم
پھر اس پہ طرفہ ستم یہ بیادگار حسین

مراسم محرم اور مسلمان

حضور امین شریعت حضرت علامہ
سبطین رضا خاں
صاحب بریلوی

مراسم محرم اور مسلمان

تمام تعریف اس خدائے بزرگ و برتر کیلئے جو جگ کا پالنہار ہے اور بے انتہاء درود اسکے رسول و نبی پر جنکے اسم گرامی محمد ﷺ ہے اور جو رسولوں کے سردار ہیں بعد حمد وصلوۃ کے مقام صد افسوس ہے کہ مسلمان دین و مذہب سے بے تعلق ہو گئے اسلام کی کوئی جھلک انکی زندگیوں میں نظر نہیں آتی سیرت وصورت، اخلاق و کردار سب تباہ و برباد ہو چکا ہے نہ عبادت کی طرف توجہ ہے اور نہ معاملات کی درستگی کا کوئی خیال۔ مئوذن پانچوں وقت نماز کیلئے بلاتا ہے اور ہم بیہودہ باتوں میں مصروف رہتے ہیں۔ رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے اور ہم بلا شرم وجھجک کھاتے پیتے عام راستوں پر نظر آتے ہیں چلتے پھرتے چائے پان اور سگریٹ نوشی کے ذریعہ رمضان المبارک کی توہین کرتے ہیں۔

زکاۃ فرض ہوگئی مگر مسلمان کا مال عیاشی شراب نوشی ،سینما اور جوئے بازی سے ،نہیں بچتا تو زکاۃ کیوں دے حج فرض ہو گیا مگر ہم حج کیلئے جائیں تو کیسے جائیں ،ہمیں تو الیکشن لڑنا ہے، عالیشان عمارت بنانی ہے ،لڑکے لڑکی کی شادی میں اپنے دولت مندی کی نمائش کرنی ہے وقت اور روپیہ ان سب کاموں کیلئے ہے مگر خدا کو ناراض کرنے اور اسکے غیظ وغضب کو بھڑ کانے کیلئے ہم نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی یہی وجہ ہے کہ

عربوں کے تعداد میں ہوتے ہوئے بھی مسلمان دنیا میں ذلیل ورسوا ہو رہے ہیں اور کتنی عجیب بات ہے کہ اگر بعض مخصوص مہینوں میں مسلمان دین ومذہب کی طرف کچھ جھکتے بھی ہیں تو رسم ورواج کی آڑ لیکر دین ومذہب کے نام پر وہ سب کچھ کر گذرتے ہیں جسکا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے اور اس طرح سارے کئے ہوئے پر پانی پھیر دیتے ہیں اب ثواب کے بجائے گناہوں سے اپنا دامن بھر لیتے ہیں مثال کے طور پر مسلمان شب براءت میں پڑھتے ہیں ایصال ثواب کرتے ہے تو آتش بازی، پٹاخے، پھلجھڑیا ضرور چھوڑتے ہے اور بچوں کو پیسے دیکر اس بری باتوں کی طرف ان کا قدم بڑھاتے ہیں حالانکہ بچوں کو اس کے لئے پیسے دینا یا اسکا مسلمانوں کے ہاتھ بیچنا ،بنانا خریدنا ،سب ناجائز ہے اور رمضان المبارک میں اگر کچھ مسلمان روزے رکھیں گے، تراویح پڑھیں گے تو عید کے دن انہیں میں سے بہت ہوں گے جو دل کھول کر دکھاوے کے لئے فضول خرچی کریں گے اور شام ہوتے ہی سینما ہال کی کھڑکیوں پر دھکا کھاتے نظر آئینگے حالانکہ یہ سب جانتے ہیں کہ اسلام میں اسکی کوئی گنجائش نہیں ہے ایسے ہی ماہ محرم شریف میں جہاں مظلوم کربلا حضرت امام عالی مقام کی یادگار مجالس منعقد کی جاتی ہے قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہیں سبیل لگائی جاتی ہیں فاتحہ اور ایصال ثواب ہوتا ہے کتنا بڑا ظلم ہے کہ اسکے ساتھ ہی دوسروں کی دیکھا دیکھی سیکڑوں

خرافات و بدعت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں عاشورۂ محرم میں سرخ ، ہرے یا کالے کپڑے پہننا ماتم کرنا، سینہ پیٹنا،سنی مسلمانوں میں آج بھی کچھ کچھ پایا جاتا ہے۔جبکہ عاشورۂ محرم میں سرخ کپڑے پہننا ،خارجیوں ،کالے کپڑے پہننا رافضیوں اور ہرے کپڑے پہننا بدعتیوں کی مشہور علامت ہیں نیز کپڑے پھاڑنا ،تعزیہ بنانا ،ڈھول باجے تاشے سواریوں کی کود ، پھاند،انسان کی پاکیزہ صورت کو بگاڑ کر شیر، چیتا،زیبرا اور ریچھ کی صورت بنانا سب ناجائز وحرام کاموں میں عورتیں بھی مردوں کے کاندھا سے کاندھا ملائے نکل آتی ہیں جبکہ مسلمان مرد وعورت کی شرم وحیا انکے ایمان کی علامت ہے ایک عورت کی بے حیائی میں ساری مسلم قوم کی انتہائی ذلت ہیں ہر مسلمان عورت کو یہ یقین کرنا چاہئے کہ صرف ایک میری بے حیائی سے ساری قوم ذلیل وخوار ہوتی ہے۔لہٰذا عورت کو چاہئے کہ اپنے قوم کا نام روشن کرنے والی بنے اور قوم کو ذلیل ورسوا ہونے سے بچائے۔عاشورۂ محرم کی گرم ریت پر بے رحمی سے شہید کئے جانے والے پاک جانوں کی یاد کرنے کا وقت ضرور ہے مگر گھر میں یاد کرو قرآن کریم پڑھ کر انکی پاک روح کو ایصال ثواب کرو۔ یہ کوئی عیش وطرب کا تیوہار نہیں ہے کہ تم زرق و برق کپڑے پہن کر بے پردہ وسینہ وسر کھلے ہوئے سارے شہر کا گشت لگاؤ اور ننگے پن سے مسلم قوم کو شرماؤ۔اسی طرح غم حسین میں آنسو بہانے والے مسلم قوم

کو مسلمان مردوں کو یہ نہ بھولنا چاہئے کہ وہ امام مظلوم جنہوں نے
ہماری اور صرف ہماری خاطر بھوک و پیاس کی تکلیف اٹھائی رفیق و
جانثار اور جوان بیٹوں ، بھانجوں ، بھتیجوں ، کی لاشے خاک وخون میں
تڑپتی دیکھی ننھے علی اصغر نے تیر کے نشانے کھا کر گود میں دم توڑ دیا
اور اسی پر بس نہیں بلکہ اپنا سر دیکر اور خون کا آخری قطرہ بہا کر
تمہارے لئے سامان آخرت تیار کیا تو کیا انکی قربانیوں کا صلہ اور بدلہ
یہی ہیں ؟ کہ ہم وہ کام انجام دیں جو یزیدیوں نے کئے تھے اور اس
طرح امام عالی مقام کی روح پاک کو تکلیف پہونچاؤ خدارا خدا سے
ڈرو ، اپنے اوپر رحم کھاؤ اپنے جانوں پر ظلم نہ کرو ، غور کرو کہ کل
قیامت میں جب انکے پیارے نانا جان کا سامنا ہوگا جنہوں نے
ملت کی خاطر سب کچھ لٹا دیا تو اس وقت تم کیا جواب
دوگے؟ بھائیوں دنیا کبھی کام نہیں آسکتی کام آئے گا تو دین و مذہب
ہی کام آئے گا سوچو اور غور کرو کہ اس غم والم کے ماحول میں یہ دھوم
دھڑا کے یہ دوڑ بھاگ باجے تاشے ، ڈھولکی تھاک ، اور ننگے ناچ کیا
معنی رکھتے ہیں ؟ شرماؤ اپنے اس برے کاموں پر ، توبہ کرو اور
ندامت کے آنسو بہاؤ اور یاد کرو حضرت امام عالی مقام اور انکے
مقدس ساتھیوں کے قربانیوں کو ، روزے رکھو ، نوافل پڑھو ، تلاوت
قرآن کریم اور نذر و نیاز کرو ، غریب و مسکین کو کھانا کھلاؤ ، تاکہ میدان
قیامت میں اسکے سامنے سرخرو ہو اور اپنی نیکیوں کا صلہ پاؤ یاد رکھو اور

اچھی طرح یاد رکھو کہ امام عالی مقام کی بارگاہ پر وقار کے شایان شان خراج عقیدت و محبت تعزیہ داری و سینہ کوبی نہیں ہے بلکہ انکی روح پاک کو خراج عقیدت پیش کرنا چاہتے ہو تو اسکا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ ان اسوۂ حسنہ کی پیروی کی جائے جو حضرت امام نے پیش فرمایا اسی مقصد کو زندہ یادگار کربلا سمجھو، یہی حسین بن علی کی زندگی کا مدعا سمجھو اسی سلسلہ میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی قدس سرہ کے ایک اہم فتویٰ کا اقتباس ہم شائع کر رہے ہے جواب سے ۱۱۲ رسال قبل بریلی شریف سے شائع ہوا تھا اسکے بعد بھی بارہا شائع ہو چکا ہے کاش مسلمان اسے بغور پڑھیں اور اس پہ عمل کریں۔

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تعزیہ داری کا کیا حکم ہیں؟ بیان کرو بدلہ دیئے جاؤ گے ۲۴ رصفر ۱۳۰۸ھ

(آج سے ۱۱۲ رسال پہلے کا سوال)

جواب۔ تعزیہ کی اصل اس قدر تھی کہ روضہ پر نور شہزادۂ گلگوں قبا امام حسین شہید ظلم و جفا کی صحیح نقل بنا کر تبرک کی نیت سے مکان میں رکھنا اس میں شرعاً اور ایسی چیزیں جو لوگ دین کے اعتبار سے بڑے ہوان کی طرف منسوب ہو کر عظمت پیدا کریں ان چیزوں کی تصویر تبرک کی نیت سے اپنے پاس رکھنا بالکل جائز ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین پاک کا نقش بناتے ہیں اور انکے بے شمار فائدے کتابوں میں لکھتے

رہے مگر بے عقل جاہلوں نے اس اصل جائز کو بالکل ملیامیٹ کر کے سیکڑوں خرافاتیں، واہیات باتیں نکالیں کہ جنکا شریعت مطہرہ سے دور کا بھی تعلق نہیں اولاً تو تعزیہ بنانے میں روضہ مبارک کی نقل کا لحاظ نہ رکھا ہر جگہ نئی تراش نئی گڑھت جسے اس اصل سے کچھ علاقہ نہ نسبت کسی میں پریا کسی میں براق اور کسی میں بیہودہ طمطراق پھر گلی در گلی گھمانا پھرانا اور انکے آس پاس سینہ کوٹنا ماتم منانا کوئی ان تصویروں کو جھک جھک کر سلام کر رہا ہے تو کوئی مشغول طواف ہے کوئی سجدے میں گرا ہے تو کوئی ان بدعتوں کو معاذ اللہ حضرت امام عالی مقام کی جلوہ گاہ سمجھ کر اس براق اور پری سے مرادیں مانگتا منتیں مانگتا ہے حاجتیں طلب کرتا ہے پھر باقی تماشے باجے تاشے، مردوں عورتوں کا راتوں کا میلہ اور طرح طرح کے بیہودہ کھیل ان پر سب سے بڑھ کر ہے۔غرض کہ عاشورۂ محرم کو اگلی شریعتوں سے اس شریعت پاک تک نہایت بابرکت اور عبادت کا دن سمجھا جاتا تھا مگر اس بیہودہ رسموں نے اسے جاہلوں اور فاسقوں کے کھیل کا ذریعہ بنا دیا ہے پھر بدعت کا وہ جوش ہوا کہ خیر خیرات کو بھی بطور خیرات نہیں رکھا اس میں دکھاوا اور فخر ہوتا ہے پھر وہ بھی یہ نہیں کہ سیدھی طرح محتاج کو دے دے بلکہ چھتوں اور اونچی جگہ سے روٹیاں زمین پر پھینکی جاتی ہیں جس سے رزق الٰہی کی بے ادبی ہوتی ہے۔پیسے لٹائے جاتے ہے جو ریت میں ملکر غائب ہو جاتے ہے اس طرح روپیہ پیسے کو ضائع کیا

جاتا ہے مگر نام تو ہو گیا کہ فلاں صاحب لنگر لٹا رہے ہیں اب بہار عشرہ کے پھول کھلے، تاشے باجے بجتے چلے، طرح طرح کے کھیلوں کی دھوم، بازار میں عورتوں کا ہر طرف ہجوم، شہوانی میلوں کی پوری رسوم حال کچھ اور، خیال کچھ اور کہ اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوئی تصویروں بالکل شہیدوں کے جنازے ہیں کچھ نوچ کچھ اتار باقی توڑ تاڑ دفن کر دیا یہ مال کو ضائع کرنے کے جرم و وبال علیحدہ ہے اللہ تعالی حضرات شہدائے کربلا کے صدقہ ہمارے بھائیوں کو نیکیوں کی توفیق بخشے اور بری باتوں سے توبہ عطا فرمائے۔ آمین

اب جبکہ تعزیہ داری ان ناپسندیدہ طریقوں کا نام ہے تو قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے۔ ہاں اگر اہل اسلام جائز طور پر حضرت شہدائے کرام کی پاک روحوں کو ایصال ثواب کرنے کی سعادت پر بس کرتے تو کسی قدر خوب و محبوب تھا اور اگر شوق محبت میں مزار پاک کی نقل کی حاجت تھی تو اس قدر جائز پر قناعت کرتے تو صحیح نقل تبرک و زیارت کی نقل سے اپنے مکان میں رکھتے اور غم و الم کو پھیلانے، بناوٹی باتوں نوحہ و ماتم اور دوسری تمام بدعتوں اور بری باتوں سے بچتے تو کوئی حرج نہیں تھا مگر اب اس نقل میں بھی اہل بدعت سے ایک مشابہت اور تعزیہ داری کی تہمت کا ڈر اور آئندہ اپنی اولاد اور اپنے ہم عقیدہ لوگوں کے بدعت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ ایسی جگھوں سے بچو جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ ہو اور حضور نے فرمایا۔

جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو وہ ایسی جگہ نہ کھڑا

ہو کہ جہاں تہمت لگنے کا ڈر ہو لہٰذا روضہ اقدس امام عالی مقام کی ایسی تصویر بھی نہ بنائے بلکہ کاغذ کے صحیح نقشہ پر قناعت کرے اور اسے تبرک کے طور پر اپنے پاس رکھے جیسے خانہ کعبہ یا گنبد خضریٰ کے نقشے گھروں میں لگائے جاتے ہیں فقط سلام اس پر جسنے ہدایت کی اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اسکا علم اکمل ہے۔

دعائے عاشورہ (ایک سال تک زندگی کا بیما)

یہ دعا بہت مجرب ہے۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص عاشورۂ محرم کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اس دعا کو پڑھ لے یا کسی سے پڑھوا کر سن لے تو انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً سال بھر تک اسکی زندگی کا بیما ہو جائے گا ہرگز موت نہ آئے گی اور اگر موت آنی ہی ہے تو عجب اتفاق ہے کہ پڑھنے کی توفیق نہ ہوگی۔

ترکیب دعائے عاشورہ

عاشورہ کے دن غسل کر کے دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ دونوں رکعت میں الحمد کے بعد دس مرتبہ قل ھو اللہ پڑھے اور سلام کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور نو (۹) مرتبہ درود ابراہیمی پڑھے۔ پھر سات (۷) مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

دُعائے عاشورہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا قَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا فَارِجَ كَرْبِ ذِي النُّوْنِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا جَامِعَ شَمْلِ يَعْقُوْبَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا سَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا مُغِيْثَ اِبْرَاهِيْمَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا رَافِعَ اِدْرِيْسَ اِلَى السَّمَآءِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِي النَّاقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا نَاصِرَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَطِلْ عُمْرَنَا فِيْ طَاعَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَرِضَاكَ وَاَحْيِنَا

حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّ تَوَفَّنَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِکَ
یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَ اَخِیْہِ وَ
اُمِّہٖ وَ اَبِیْہِ وَجَدِّہٖ وَبَنِیْہِ فَرِّجْ عَنَّا مَانَحْنُ فِیْہِ ط

پھر سات بار پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی
الْعِلْمِ وَ مَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَۃَ الْعَرْشِ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَاءَ
مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَ الْوِتْرِ
وَعَدَدَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا نَسْئَلُکَ السَّلَامَۃَ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ ط وَھُوَحَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط
نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ہ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰہِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ

عاشورہ کی رات کی نفل نمازیں

۴/رکعات ایک سلام سے۔ترکیب۔ ہر رکعات میں الحمد کے بعد ایک آیۃ الکرسی اور تین بار قل ھو اللہ نماز کے بعد ۱۰۰/بار قل ھو اللہ۔

۲/رکعات ایک سلام سے۔ترکیب۔ ہر رکعات میں الحمد کے بعد تین بار قل ھو اللہ۔

۴/رکعات ایک سلام سے۔ ہر رکعات میں الحمد کے بعد تین بار قل ھو اللہ۔

۸/رکعات ۲۔۲ کر کے۔ ہر رکعات میں الحمد کے بعد ۲۵/بار قل ھو اللہ ۸/رکعات کے بعد ۷۰/بار درود شریف اور ۷۰/بار استغفار کریں۔

عاشورہ کی دن کی نفل نمازیں

نوٹ۔ یہ نفل نماز سورج نکلنے کے ۲۰/منٹ بعد سے زوال سے پہلے پڑھ لیں۔

۲/رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد تین بار سورہ کافرون دوسری رکعت میں الحمد کے بعد تین بار قل ھو اللہ۔

۲/رکعات نفل تحیۃ المسجد۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد تین بار

الھٰکم التکاثر دوسری رکعت میں الحمد کے بعد تین بار والعصر۔

۴ رکعات ایک سلام سے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد ایک بار سورہ والضحی دوسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک بار الم نشرح تیسری رکعت میں الحمد کے بعد ایک بار اذا زلزلت اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ اخلاص پڑھے۔ چار رکعات کے بعد بیٹھ کر ۴۱ بار آیۃ الکرسی ۴۱ بار ربنا افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین۔ اسکا ہدیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کریئے پھر سجدہ میں جاکر ایمان کی سلامتی کی دعا مانگے۔

۴ رکعات ایک سلام سے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ کافرون ، دوسری رکعت میں الحمد کے بعد قل ھو اللہ، تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ فلق ، چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ ناس ۔ ۴ رکعات کے بعد بیٹھ کر ۷۰ بار حسبنا اللہ و نعم الوکیل و نعم المولیٰ و نعم النصیر اسکا ثواب چار یار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے۔

۴ رکعات ایک سلام سے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد تین بار آیۃ الکرسی ، دوسری رکعت میں الحمد کے بعد تین بار الھٰکم التکاثر ، تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ

کافرون ، چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد قل ھو اللہ اسکا ثواب سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشے۔

۲/ رکعات۔ ہر رکعات میں الحمد کے بعد تین بار قل ھو اللہ اور اسکا ثواب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو بخشے۔

۴/ رکعات ایک سلام سے۔ ہر رکعات میں الحمد کے بعد ۵/ بار قل ھو اللہ اسکا ثواب تمام شہیداء کربلا کو بخشے۔

۲/ رکعت۔ ہر رکعت میں الحمد کے بعد تین بار قل ھو اللہ اسکا ثواب اپنے والدین کی ارواح کو بخشے۔

۶/ رکعات ۲۔۲ کر کے ہر رکعات میں الحمد کے بعد چھ سورہ پڑھے

(۱) سورہ والشمش (۲) سورہ قدر

(۳) سورہ اذازلزلت (۴) قل ھو اللہ

(۵) سورہ فلق (۶) سورہ ناس۔

سلام کے بعد (سجدہ میں جاکر) سورہ کافرون

داڑھی والوں کے لئے خوش خبری

کتاب ہشت بہشت کے حصہ راحۃ القلوب میں صفحہ نمبر ۶۴ میں خواجہ فرید الدین گنج شکر نے کہا اور حضرت محبوب الٰہی نے مرتب فرمایا ہے کہ داڑھی کو کنگھا کرنا سنت نبوی ہے اور دوسرے پیغمبروں کی بھی

سنت ہے۔ جو شخص رات کے وقت داڑھی کو کنگھا کرتا ہے اللہ تعالی
اسے مفلسی نہیں دیتا اور اسکی داڑھی میں جتنے بال ہے ہر بال کے بدلہ
ہزار غلام کی آزادی کا ثواب اسکے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔اور
اسی قدر بدیاں دور کی جاتی ہے۔ جو ثواب کنگھی کرنے میں ہے اگر
لوگوں کو معلوم ہو جائے تو باقی تمام عبادتیں چھوڑ کر اسی میں مشغول ہو
جائے ایک ہی کنگھی کو دو شخصوں کو استعمال نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس
سے جدائی پڑتی ہے۔